اسلام کا نظامِ عفت و عصمت

از

(جناب مولوی محمد ظہیر الدین صاحب استاذ دار العلوم معینیہ سنجھ)

(۳)

علوم مادیہ کا ایک اور ماہر ژدل سیمان اپنے ایک مضمون میں لکھتا ہے۔

"عورت کو چاہیئے عورت رہے، ہاں بے شک عورت کو چاہیئے عورت رہے، اسی میں اس کے لئے فلاح ہے، اور یہی وہ صفت ہے جو اس کو سعادت کی منزل تک پہنچا سکتی ہے۔ قدرت کا یہ قانون ہے اور قدرت کی یہ ہدایت ہے، اس لئے جس قدر عورت اس سے قریب ہوگی، اس کی حقیقی قدر و منزلت بڑھے گی، اور جس قدر دور ہوگی، اس کے مصائب ترقی کریں گے۔ بعض فلاسفہ انسانی زندگی کو۔۔۔۔ پاکیزگی سے خالی سمجھتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ انسان کی زندگی دلفریب، پاک اور بے حد پاکیزہ ہے اگر ہر مرد اور ہر عورت اپنے ان مدارج سے واقف ہو جائے جو قدرت نے اس کے لئے قرار دئے ہیں اور اپنے ان فرائض کو ادا کرے جو قدرت نے اس کے متعلق کر دئے ہیں"[1]

عورت اپنے جنسی فرائض سے آگے

اسی حد تک نہیں بلکہ تجربات نے ثابت کر دیا ہے اور علمائے یورپ کو اس بات کے ماننے پر مجبور کر دیا کہ جو عورت اپنے جنسی فرائض انجام نہیں دیتی، وہ عورت نہیں ہے چنانچہ یہی ژدل سیمان ایک موقع پر لکھتا ہے۔

"جو عورت اپنے گھر سے باہر کی دنیا کے مشاغل میں شریک ہوتی ہے اس میں شک نہیں کہ وہ ایک عامل بسیط کے فرائض انجام دیتی ہے مگر افسوس ہے کہ عورت نہیں رہتی"[2]

---

[1] مسلمان عورت ص۵۸ [2] ص۵۹ ایضاً

سماج کا فریضہ | آج بہت سے مسلمانوں کو اسلامی پردے کی شکایت ہے، نہ مغربی تہذیب سے متاثر ہو کر اپنے دین کی ان ہدایات پر چراغ پا ہوتا ہے، مگر غور کیجئے، کہ خود علمائے یورپ اس سلسلہ میں کیا رائے رکھتے ہیں، اگسٹ کونٹ "النظام السیاسی" میں لکھتا ہے۔

"شوہر یا کسی قریبی رشتہ دار کی عدم موجودگی میں سوسائٹی کا فرض ہے کہ عورت کی ضروریات کا اپنی دولت سے انتظام کرے، تاکہ معاش کی ضرورت سے مجبور ہو کر اسے گھر سے باہر کی زندگی میں اپنے آپ کو مبتلا کرنا پڑے، کیونکہ حتی الامکان عورت کی زندگی کو منزلی دائرے میں محدود رہنا چاہئے، اور ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ عورت خارجی زندگی کے مصائب اور تکلیفوں سے محفوظ رہے، اور قدرت نے اسے جس دائرہ میں محدود کر دیا ہے، اس سے باہر نکلنے پر مجبور نہ ہو۔"[1]

آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کے لئے جو قانون اول دن مرتب کیا تھا آج دنیا پھر پھرا کر اسی پر آرہی ہے، اسلام نے بے کس و مجبور عورت کا بار مسلمانوں کے بیت المال پر ڈالا تھا، کچھ پہلے لوگ سمجھ رہے تھے کہ یہ ملک پر بار ہے جو نہ ہونا چاہئے، مگر اسے کیا کہئے کہ خود علمائے یورپ اس حد تک آگئے ہیں، کہ مجبور عورتوں کا بار سوسائٹی پر ڈالتے ہیں۔

عورتوں کی آزادی خود اس کے حق میں | کون نہیں جانتا کہ عورتوں کی آزادی ملک کو تباہ کر ڈالتی ہے، قوم کی ریڑھ کی ہڈی توڑ ڈالتی ہے، اور خود عورتوں کو جنت سے جہنم میں پہنچا دیتی ہے، عورت اس بیسویں صدی میں خوش ہے کہ اسے حقوق مل رہے ہیں وہ ہر محکمہ میں ملازمت حاصل کر رہی ہے مگر اسے پتہ نہیں کہ مردوں نے اسے بیل گائے کی طرح استعمال کرنا شروع کر دیا ہے، اسے ذرہ برابر چین نہیں، اپنے قدرتی فرائض سے دن بدن دور ہوتی چلی جارہی ہے، مردوں کی تفریح کے لئے عورتوں کو سینما کے پردوں پر آنا پڑا، مردوں کی دلبستگی کا سامان مہیا کرنے کے لئے تھیٹر کی ناپاک زندگی قبول کرنی پڑی، مردوں کی ہوس پوری کرنے کے لئے ان کو کلب اور ناچ گھروں میں ناچنا پڑا اور حد یہ ہے کہ محض مردوں کی شہوت پرستی کے سلسلہ میں عورتوں کو عریاں کلب بنانا پڑا، مگر اب تک

---

[1] مسلمان عورت ص۹۰

عورت یہی سمجھ رہی ہے کہ مردوں کی غلامی سے ہمیں نجات مل گئی سہ

بریں عقل و دانش بباید گریست

عورتوں کی آزادی مردوں کے حق میں

مرد نہیں سوچتا کہ عورت کی آزادی سے اس کو کیا نقصان ہو رہا ہے، کتنی شریف زادیاں سینما اور تھیٹر وغیرہ کی نمائش بن گئیں، کتنے شریفوں کی بہو بیٹیاں گھر سے نکل گئیں اور کتنی پاکدامن عورتوں کی عصمت رسوا ہو رہی ہے، کالج یونیورسٹی اور کلبوں میں جو کچھ ہوتا ہے اس کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے، ہر پڑھا لکھا جانتا ہے،

اسلام نے عورتوں کی قدم قدم پر اسی وجہ سے عصمت میں رہنمائی کی ہے کہ نظام تمدن برقرار رہے اور مرد و عورت دونوں اپنے فرائض منصبی بحسن وخوبی انجام دے سکیں جہاں شریعت کی بتائی ہوئی راہ کے خلاف عورت و مرد کا اجتماع ہوتا ہے وہاں یقینی طور پر جلد یا بدیر فتنے اٹھتے ہیں اور دونوں ہی اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوتاہ اور کاہل ثابت ہوتے ہیں۔

عورت کہاں سے کہاں پہنچتی ہے

ہمیں جناب ماہرالقادری صاحب کی اس رائے سے پورا اتفاق ہے کہ

"ذوق بے حجابی اور شوق تبرج صرف چہرے کی بے نقابی پر ہی قناعت نہیں کرتا، پہلے نقاب اٹھتی ہے، پھر جھکی ہوئی نگاہیں آہستہ آہستہ بلند ہوتی ہیں پھر لباس میں تخفیف ہونا شروع ہوتی ہے، پھر آرائش اور بناؤ سنوار میں یہ جذبہ کارفرما ہوتا ہے، کہ لوگ دیکھیں اور شوق و قدردانی کی نگاہ سے دیکھیں، ہوسناکیوں بے اعتدالیوں اور برائیوں کا یہ سلسلہ شاخ در شاخ ہوتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ جو عورت پہلی بار چہرہ کو بے نقاب کرتے ہوئے فرط شرم و غیرت سے پسینہ پسینہ ہوگئی تھی، وہ آگے چل کر کلب گھروں میں غیر مردوں سے بغلگیر ہوکر ناچتی اور تھرکتی ہے"[1]

پردہ میں ضعف اعصاب کا شکوہ غلط

جو لوگ پردہ کے نقصانات میں اعصاب کی کمزوری، شہوت کا ابھار اور تعلیم وغیرہ سے محرومی بتاتے ہیں وہ سراسر غلط ہے خودکشی کے اعداد و شمار نے ثابت کر دیا ہے کہ اعصاب کس کے کمزور ہوتے ہیں، شہوت پرستی کا مسئلہ بھی مغرب و مشرق کی بدکاری و زناکاری

---

[1] فاران دسمبر ۱۹۵۱ء صک

کے واقعات نے عیاں کردیا ہے، تعلیم کے سلسلہ میں عرض ہے کہ اسلام میں اہل علم عورتوں کی تاریخ پڑھیں، جو لوگ کہتے ہیں کہ پردہ میں رہ کر جو شادی ہوتی ہے اس میں طلاق کی نوبت بکثرت آتی ہے اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ یورپ وایشیا یا پردہ دار اور غیر پردہ والے ملک کے طلاق کے اعداد وشمار جمع کر لئے جائیں۔[۱]

ہمیں تو صرف یہ بتانا ہے کہ عفت وعصمت کی حفاظت پردہ ہی میں ہے، جس کی اسلام نے ہدایت کی ہے۔ جس کا کھلا ہوا ثبوت یہ ہے کہ یورپ کے بیشتر ممالک میں پردہ سے متعلق عام چرچا شروع ہوگیا. جرمنی میں "عورتیں گھروں کی طرف واپس ہوں" کی تحریک شروع ہوئی، امریکہ میں ہر سال ایک لاکھ خودکشی کے واقعات ہوتے ہیں جن میں کامیابی سترہ ہزار کو ہوتی ہے اور ان میں ممبر عورتوں ہی کا بڑھا ہوا ہوتا ہے[۲] جو عشق ومحبت کی ناکامی کا نتیجہ ہے۔

عورت کی حالت مرد سے بیان نہ کی جائے اسلام نے ان راستوں پر بھی پہرہ بٹھا دیا ہے جو غیر محسوس طور پر عفت وعصمت کے لئے خطرناک ہیں، مثلاً رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت جب عورت سے ملے اور اسے دیکھے تو وہ جا کر دوسری عورت کا حال کھول کر اپنے شوہر سے بیان نہ کرے کہ ممکن ہے اس کے شوہر کے دل میں دوسری عورت کی خوبی اور اس کا حسن وجمال گھر کر جائے اور وہ اس کے پیچھے پڑ جائے، ارشاد نبوی ہے۔

لا تباشر المرأة المرأة فتنعتها لزوجها کانہ ینظر الیھا (مشکوۃ باب النظر الی المخطوبۃ بخاری ومسلم) عورت عورت کے ساتھ اس طرح نہ رہے سہے کہ وہ اپنے شوہر سے اس کی حالت اس طرح کھل کر بیان کرے کہ گویا وہ اسے دیکھ رہا ہے۔

مرد اپنی بیوی کا راز نہ بولے اس طرح شہوت میں ابھار پیدا ہونے کا امکان بلاشبہ ہے اور پھر اس سے فتنہ کے برپا ہونے کا، اسی طرح رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو بھی منع کیا ہے کہ وہ اپنے زن وشو کی باہمی راز کی بات کسی غیر مرد سے بیان کرے۔ ارشاد نبوی ہے

---

[۱] اس سلسلہ میں المرأۃ المسلمہ (فرید وجدی) کا مطالعہ کریں یا اس کا اردو ترجمہ "مسلمان عورت" [۲] صدق جدید ۲۶ اکتوبر ۵۱ء

ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ الرجل یفضی الی امرأتہ وتفضی الیہ ثم ینشر سرّھا	اللہ تعالیٰ کے پاس بدتر وہ شخص ہے کہ وہ اور اس کی بیوی یکجا ہوا اور پھر مرد اس بھید کو کھول دے۔

(حجۃ اللہ البالغہ ص ۱۳۵ ج ۲)

عورت کو جس طرح دوسری عورت کی ہیئت جسمانی وغیرہ کے بیان سے روکا گیا ہے اسی طرح یہاں مرد کو روکا گیا ہے کہ اپنی بیوی کے پرائیویٹ پہلو کو کسی کے سامنے بیان کرے یہاں بھی اور باتوں کے ساتھ ایک بات یہ ہے کہ دوسرے کے جذبات کو برانگیختہ نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ انسانی شہوت کا حال یہ ہے کہ جہاں کہیں اس طرح کی کوئی بات ہوتی ہے فطرتاً اس میں تلاطم کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور تھوڑی ہی دیر کے لئے سہی انسانی دماغ کہاں کہاں کی چکر لگانے لگتا ہے، اس لئے عقل وشعور کا تقاضا یہ ہے کہ اس طرح کی بیہودہ باتوں سے پرہیز کیا جائے، اور شہوت انگیز باتوں سے مکمل اجتناب برتا جائے۔

ہیجانی کیفیت پیدا کرنے والی باتوں سے اجتناب

شریعت نے اسی وجہ سے ہر اس طریقہ سے منع کیا ہے، جو انسانی طاقت میں ہیجان پیدا کرسکتا ہے اور جس سے کسی فتنہ وفساد یا گناہ اور معصیت کا اندیشہ سامنے آسکتا ہے، سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے دواعی پر کڑی نگرانی فرمائی ہے کوئی بھی داعیہ جو عقل وشعور میں معصیت کا موجب ہوسکتا ہے، اس کو عمل میں لانے سے منع فرمادیا ہے چنانچہ آپ نے ایک مرتبہ فرمایا۔

لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا المرأۃ الی عورۃ المرأۃ رواہ مسلم	ایک مرد دوسرے مرد کی ستر نہ دیکھے اور نہ عورت ہی دوسری عورت کا ستر دیکھے۔

(مشکوٰۃ باب النظر الی المخطوبہ)

انسانی فطرت ہے کہ ستر کے دیکھنے سے شہوت میں ہیجان پیدا ہوتا ہے، مرد مرد کا ستر دیکھے یا عورت عورت کا، یا یہ شکل ہو کہ مرد عورت کا ستر دیکھے اور عورت مرد کا ستر دیکھے، اور شہوت میں

جب ہیجان پیدا ہوتا ہے، تو خطرہ منڈلانے لگتا ہے انسانی طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے اور پھر ایک غلط جذبہ اس کے دل میں گھر کر لیتا ہے، کبھی مرد کو مرد سے عشق ہو جاتا ہے اور طبیعت میں گندگی ہے تو موقع پا کر گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے کبھی اس کی شہوت کا زور اسے کسی اجنبی عورت کی طرف مائل کر دیتا ہے اور کم و بیش یہی حال عورت کا ہوتا ہے کہ کبھی وہ آپس میں عشق و محبت کی داستان چھیڑ دیتی ہے اور کبھی کسی غیر مرد سے وہ نظر لطف و کرم کی متمنی ہوتی ہے اور یہ دونوں ہی طریقے غلطی میں بلکہ معصیت میں مبتلا کر دیتے ہیں پھر یہ بھی بات ہے کہ ستر پوشی اسلام میں ضروری ہے اور دیکھنا اس کے خلاف ہوتا ہے یوں بھی رسم و رواج میں ستر پوشی ایک ضروری چیز سمجھی جاتی ہے اور اس کے خلاف کرنا ذلت کی بات۔

ایک کپڑے میں دو مرد یا دو عورت نہ لیٹے

اور انسانی طبیعت اور اس کی قوت شہوت ہی کے پیش نظر اسلام نے اس بات سے بھی روکا ہے کہ دو مرد ایک کپڑے میں سوئے یا لیٹے اسی طرح دو عورت ایک کپڑے میں لیٹے یا سوئے، اسی حدیث کا آخری حصہ ہے۔

ولا یفضی الرجل الی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأۃ فی ثوب واحد رواہ مسلم	کوئی مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ آئے اور نہ کوئی عورت ہی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں سوئے یا لیٹے۔

(مشکوٰۃ باب ایضاً)

ایک ساتھ دو مرد یا دو عورت کا لیٹنا نفسیات نے بھی غلط ثابت کر دیا ہے کیونکہ اس کا نتیجہ خوشگوار نہیں ہوتا حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کا یہ فرمانا بھی درست ہے کہ یہ چیز شہوت میں بہت زیادہ ہیجان کا باعث ہو جایا کرتی ہے جس سے کبھی کبھی سحاق کی رغبت ہوتی ہے اور کبھی لواطت کی،عہ جو نہایت مبغوض فعل ہیں،

ستر اور اس کی پردہ پوشی

مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنا تک ہے جس کا چھپائے رکھنا مرد کے لئے ضروری ہے، سوائے بیوی اور کسی پر ظاہر نہیں کر سکتا، اور آزاد عورت کا ستر چہرہ اور ہتھیلی چھوڑ کر سارا جسم

عہ اس مسئلہ پر تفصیلی بحث بعد میں آئے گی ان شاء اللہ ۱۲

ہی ہے مگر عورت کا ستر عورت کے لئے بھی ناف سے لے کر گھٹنا تک ہی ہے، اتنا حصہ عورت کا عورت بھی نہیں دیکھ سکتی سوائے بچہ کی پیدائش کے موقع کے، جس میں معذوری ہے، یا پھر شوہر کے لئے انسانی فطرت میں بڑی حد تک یہ بھی داخل ہے کہ اپنی شرمگاہ دیکھنے سے بھی شہوت بھڑکتی ہے اس لئے اسلام نے اس سے بھی روکا ہے کہ آدمی تنہائی میں بھی ننگا نہ ہو، پھر یہ مروت کے خلاف بھی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ایاکم والتعری فان معکم من لا	ننگا ہونے سے بچو اس لئے کہ تمہارے ساتھ وہ بھی ہیں
یفارقکم الا عند غائط وحین یفضی	جو جدا نہیں ہوتے مگر پاخانہ کے وقت یا جماع کے
الرجل الی اھلہ فاستحیوھم	وقت، لہٰذا ان سے شرم کرو اور ان کی عزت کرو
واکرموھم (حجۃ اللہ ج۲ ص۱۲۶)	

دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا

احفظ عورتک الا من زوجتک	اپنے ستر کی دیکھ بھال کر ہاں اپنی بیوی یا لونڈی کے
اوما ملکت یمینک فقال افرأیت	پاس ہو تو اور بات ہے اس نے پوچھا اگر کوئی تنہا ہو
اذا کان الرجل خالیا ؟ قال فاللہ	تو؟ فرمایا تو اس وقت اللہ سے شرمانا حق ہے
احق ان یستحیا منہ (حجۃ اللہ البالغہ ص۱۲۶)	

ادب کا تقاضا تو بلاشبہ یہی ہے کہ تنہائی میں کراماً کاتبین فرشتے اور خود رب العزت کی موجودگی کا تصور و خیال غالب ہو، اور حیا اور شرم کا پاس باقی رہے، مگر ساتھ ہی بالکل ننگے ہونے میں جذبات نفس میں بھی ہیجان کی کیفیت کبھی پیدا ہو جاتی ہے، بہرحال ادب اور حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ جب بالکل مجبوری نہ ہو، ننگے ہونے کی جرأت نہ کی جائے۔ اور اس طرح بے حیائی کو راہ نہ دی جائے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عہ یوپی میں عام طور پر اس حدیث پر عمل نہیں ہوتا غسل خانوں میں عموماً لوگ ننگے ہو کر نہاتے ہیں، اور اس طرح ننگے ہوتے ہیں کہ بدن پر ایک دھاگہ بھی نہیں رہتا، یہ مروت کے بھی خلاف ہے، اہل علم کے لئے اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

الا لا یبیتن رجل عند امرأۃ ثیب — کسی بیاہی عورت کے پاس کوئی غیر مرد رات نہ گذارے
الا ان یکون ناکحا او ذا محرم رواہ — مگر یہ کہ وہ نکاح کرنے والا ہو یا محرم
مسلم (مشکوۃ ص ۲۶۸)

یہ سب حفظ ماتقدم کے طریقے ہیں، اور کوئی شبہ نہیں سب ہی خطرات کے مقام ہیں، اس لئے اجتناب بہرحال ضروری ہے، اور عفت پر حرف آنا اور معصیت میں مبتلا ہونا بڑی حد تک ممکن ہے۔

عورت تنہا سفر نہ کرے | اسلام نے عفت و عصمت کو کہیں بھی بے سہارا نہیں چھوڑا ہر جگہ گنجائش پر اس کے تحفظ کی سعی کی، زندگی میں اگر کبھی عورت کو سفر کی ضرورت درپیش آتی ہے تو اسلام سفر میں بھی اس کی عصمت کا سامان کرتا ہے، چنانچہ قانون الٰہی ہے کہ عورت سفر میں اس وقت تک نہیں جا سکتی جب تک کوئی محرم اس کے ساتھ نہ ہو، حج جو عبادات میں داخل ہے اور اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے، اس کی ادائیگی بھی بغیر محرم کے وہ نہیں کر سکتی، ظاہری احتیاط کو بھی اسلام نے اس باب میں فراموش نہیں کیا ہے، ارشاد نبوی ہے۔

لا یحل لامرأۃ تومن باللہ والیوم — مومنہ عورت کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ بغیر محرم کو
الاٰخر تسافر مسیرۃ یوم ولیلۃ — ساتھ لئے ایک دن اور ایک رات کی مسافت میں
الا مع ذی محرم علیھا متفق علیہ — تنہا سفر کرے

(ریاض الصالحین باب تحریم السفر المرأۃ وحدھا)

محرم وہ شخص ہے، جس سے کبھی بھی اس کی شادی جائز نہ ہو جیسے اپنا بھائی باپ وغیرہ یا شوہر ساتھ ہو، بغیر محرم کے تنہا عورت کا سفر کرنا حرام ہے، محرم کے علاوہ کوئی غیر محرم ساتھ ہو اس کا شریعت میں کوئی اعتبار نہیں ہے، عقل میں بھی بات آتی ہے، کہ گھر چھوڑ کر عورت جب باہر جاتی ہے تو اسے خطرات سے ہو کر گذرنا پڑتا ہے، راستہ میں نیک و بد ہر طرح کے آدمیوں سے ہو کر راستہ طے کیا جاتا ہے، خلقتاً عورتیں کمزور ہوتی ہیں، جذبات کی نازک ہوتی ہیں، ان کے عقل و شعور میں نسبتاً وہ

پختگی نہیں ہوتی جو ہونی چاہئے، اس لئے ایسے موقع پر کسی خاص آدمی (جیسے شوہر، باپ، بیٹا، بھائی وغیرہ) ہی کا ساتھ ہونا ضروری ہے، جو اس کی ہر موقع پر مناسب امداد کر سکے، اور کبھی رفیق سفر کی امداد و اعانت سے متاثر ہو تو کوئی غلط جذبہ ابھارنے والا نہ ہو۔

ایک دفعہ آپ نے ارشاد فرمایا

لا یخلون رجل بامرأۃ الا ومعھا	کوئی مرد کسی ایسی عورت سے نہ ملے جس کا محرم اس
ذو محرم ولا تسافر المرأۃ الا ذی	کے ساتھ نہ ہو، اور کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے
محرم فقال رجل یا رسول اللہ	ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میری بیوی حج کو جارہی
ان امرأتی خرجت حاجۃ وانی	ہے اور میں نے غزوہ کی شرکت کا ارادہ کرلیا ہے آپ نے
اکتتبت فی غزوۃ کذا وکذا قال	فرمایا تو اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لئے جا۔
انطلق فحج مع امرأتك متفق علیہ	

(ریاض الصالحین باب ایضاً)

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے عورتوں کے متعلق قانون الٰہی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، کہ ان کی عفت و عصمت اور دوسری ضروریات کا کتنا لحاظ اور پاس ہے، جہاد کے مقابلہ میں اس بات کو ترجیح دی گئی کہ مرد اپنی بیوی کے ساتھ سفر حج میں جائے، عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے، جہاد کی شرکت سے بھی ضروری اس وقت عورت کے ساتھ جانا ہے،

سفر پر جاتے ہوئے گھر کی حفاظت — مرد سفر میں جاتا ہے تو وہاں بھی عورتوں کو فراموش نہیں کر سکتا اپنی اور بیوی و بچوں کی عفت و عصمت اور دوسری ضرورتوں کا لحاظ پاس کرنا ضروری ہے سفر کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے لئے مسنون طریقہ یہ ہے کہ ایسی دعائیں پڑھے جس میں اپنے اور اپنے بال بچوں کا تحفظ اور آرام کی درخواست ہو خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے نکلتے تو دعا پڑھتے جس کا ایک حصہ یہ ہے۔

اللّٰھم انت الصاحب فی السفر	اے اللہ! تو سفر میں مالک ہے اور اہل و عیال میں

والخلیفۃ فی الاھل، اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل

خلیفہ، اے اللہ میں تری پناہ میں آتا ہوں، کہ سفر کی مشقت اور برا منظر پیش آئے اور اس سے کہ مال اور اہل و عیال میں برائی دیکھوں۔

(ریاض الصالحین باب ما یقولہ اذا رکب الخ)

اور امت کو بھی ہدایت ہے کہ نکلتے ہوئے یہ پڑھے، اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ تمام اور باتوں کے ساتھ رب العزت تو مرے بال بچوں اور بیوی کی محافظت کرنا، الہ العالمین! اس بات سے پناہ مانگتے ہیں کہ سفر سے واپسی پر مال اور بال بچوں میں کوئی ناگوار بات دیکھنے میں آئے، گویا اس طرح وہ اپنے بال بچوں کو اللہ تعالیٰ کی خصوصی محافظت میں دیتا ہے یوں تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ محافظ ہی ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جہاں سفر کی ضرورت پوری ہوجائے فوراً اپنے بال بچوں میں واپس آؤ، ارشاد نبوی ہے

السفر قطعۃ من العذاب یمنع احدکم طعامہ وشرابہ ونومہ فاذا قضی نھمتہ من سفرہ فلیعجل الی اھلہ متفق علیہ

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے تم کو کھانے پینے اور سونے سے روک دیتا ہے لہذا جوں ہی سفر کی ضرورت ختم ہو جلدی سے بال بچوں میں پلٹ آؤ۔

(ریاض الصالحین باب تعجیل السفر)

مجاہدین کے گھروں کی عفت کا خیال

مجاہدین اسلام کی بیویاں جو شوہروں کے جہاد میں چلے جانے کے بعد تنہا رہ جاتی ہیں ان کا درجہ اور ان کی حرمت کو عام مسلمانوں کی عورتوں سے بہت بڑھا کر رکھا گیا ہے، ان کو ماں کا درجہ دیا گیا ہے، اور ان کی عفت و عصمت کا لحاظ ہر مسلمان پر ضروری قرار دیا گیا ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

حرمۃ نساء المجاھدین علی القاعدین

مجاہدین کی بیویوں کی عزت گھر پر رہنے والوں کے

كحرمة امهاتهم ما من رجل من	لئے ان کی ماں کی برابر ہے کوئی گھر میں رہنے والا مجاہدین
القاعدين يخلف رجلا من	میں سے کسی کے اہل میں خیانت کا ارتکاب کرے گا
المجاهدين في اهله فيخونه فيهم	تو قیامت کے دن اس مجاہد کو لایا جائے گا اور وہ
الا وقف له يوم القيامة فيأخذ	اس خائن کی جتنی نیکی لے کر خوش ہوگا لے لے گا
من حسناته ما شاء حتى يرضى	

(ریاض الصالحین باب تحریم الخلو بالاجنبیۃ ص۶۶)

قوانین استیذان | اسلام نے جہاں تمام جزئی و کلی امور کے لئے قوانین وضع کئے اور ضابطے مقرر کئے، وہاں یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ گھروں کے داخلہ کے لئے کوئی باضابطہ دستور نہ بناتا، چنانچہ اس نے عفت و عصمت کے تحفظ اور دوسری حکمتوں کے پیش نظر یہ ضابطہ قرار دیا کہ کوئی کسی غیر کے گھر میں اس کے مالک کی اجازت کے بغیر داخل نہ ہو، اور پھر حصول اجازت کا طریقہ بتایا، کہ اسے عمل میں لاکر اجازت طلب کرے،

سوائے ان گھروں کے جو رہن سہن کے لئے نہیں ہے یا ہے مگر وہ عام ہے، آنے کی کسی کو کوئی رکاوٹ نہیں جیسے خانقاہ کا وہ حصہ جو عوام و خواص ہر ایک کے لئے ہے، مدرسہ جہاں کسی کو ممانعت نہیں، سرائے جو ہر ایک شخص کے لئے برابر ہے، دروازہ اور دالان جو عام لوگوں کے لئے بنایا ہی گیا ہے یا وہ گھر جس میں کوئی رہتا نہیں ہے بلکہ اس میں سامان وغیرہ ہے۔ اس طرح کے گھر وغیرہ میں تو بلاشبہ بغیر حصول اجازت بھی آسکتا ہے کہ یہ اپنے وضع ہی کے اعتبار سے عام ہیں چنانچہ ارشاد باری ہے

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا	اس میں تم پر گناہ نہیں کہ تم ان گھروں میں داخل ہو،
بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ	جس میں سامان ہے کوئی بستا رہتا نہیں، اور جو کچھ تم
وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ (نور ع ۴)	ظاہر کرتے اور چھپاتے ہو اللہ کو معلوم ہے۔

ہاں جن لوگوں کو ایسے عام گھروں سے روک دیا گیا ہے وہ البتہ نہیں جا سکتے ہیں۔

گھروں میں بغیر اجازت داخلہ ممنوع ہے | بقیہ اور دوسرے گھروں کا حکم یہ ہے کہ بغیر اجازت داخل نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّىٰ تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَىٰ أَهْلِهَا ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ (نور ۴)

اے ایمان والو اپنے گھروں کے سوا کسی گھر میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور اس گھر والے کو سلام نہ کر لو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

(حوالہ ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ (النور))

غیر کے گھر میں داخل ہونا چاہے، تو پہلے شرعی طریقہ پر اجازت حاصل کر لی جائے، یہ گھر خواہ اس کی ملکیت میں ہو یا وہ کرایہ پر رہتا ہو اور یا وہ عاریتاً اس میں گذر بسر کرتا ہے، پھر اس گھر میں محارم ہوں یا غیر محارم، مرد رہتے ہوں یا عورت، تمام شکلوں میں جو مختار خانہ ہے اس سے اجازت لینی چاہئے بغیر اس کے کوئی چارہ کار نہیں، خود گھر والا اجازت دے یا اس نے جس کو اجازت دینے کا اختیار دیا ہے وہ اجازت دے۔

طلب اجازت کا شرعی طریقہ | حصول اجازت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ وہاں پہنچ کر سلام کہے اور پوچھے کیا میں اندر آؤں؟ جانے کی اجازت مل جائے اندر جائے۔ اجازت نہ ملے یعنی گھر کے مختار نے کہا کہ ابھی نہیں آ سکتے، تو ایسی صورت میں فوراً پلٹ آئے اصرار نہ کرے اور نہ زبردستی کرے، اور اگر آواز دی جواب نہیں ملا تو تین مرتبہ اذن کے لئے شرعی طریقہ اختیار کرے، تیسری مرتبہ بھی کوئی جواب نہیں ملے تو پلٹ آئے اور ایسا گھر جس کے متعلق صراحت کے ساتھ معلوم نہیں ہے کہ اس میں کوئی ہے یا نہیں، تو اس طرح کی مشکوک حالت میں بھی بغیر اجازت اندر داخلہ کا حکم نہیں ہے، ارشاد رب العالمین ہے۔

فَإِن لَّمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوهَا حَتَّىٰ يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِن قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ

پھر اگر اس میں کسی کو نہ پاؤ، تو اس میں داخل نہ ہو، جب تک تم کو اجازت نہ مل جائے، اور اگر جواب دیا جائے کہ لوٹ جاؤ، تو پھر جاؤ، اس میں تمہارے لئے پاکیزگی ہے

([illegible])

فرض کر لیا جائے، کہ گھر میں کوئی نہ ہو، تو سوال ہے کہ دوسرے کے یہاں تم جانے کا کیا حق رکھتے ہو جب کہ وہ گھر ایسا ہے جہاں اذن عام نہیں اور گھر والے نے جب کھل کر کہہ دیا کہ واپس جائیے تو پھر کوئی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی، اس کے بعد زبردستی جانا کسی کو ایذا دینا ہے، اور ایذا دینا سخت جرم ہے، دوسرے اپنی رسوائی بھی ہے کہ